AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 6, Issue 1, June 2022, PP: 251-266
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

عصر حاضر میں نشہ کی صورتیں اور وقوع طلاق کا حکم (قدیم اور جدید فقہاء کی آراء کا تحقیقی جائزہ)

The Requisitioned State of Intoxication for Divorce Legitimacy

(Research Review of the Views of Preceding and Modern Jurists)

Hafsa Batool[1], Hafiz Muhammad Hussain [2*]
[1]Lecturer Islamic Studies, Govt. Associate College for Women, Bahlwal, Pakistan
[2]Head of Department, Islamic studies, University of Lahore, Sargodha Campus, Pakistan

ABSTRACT

Family life holds high significance in an individual's life. Every person works hard and tries to spend this part of life well. He carries out jobs or businesses to improve his domestic life. This life begins with marriage and ends with divorce. Except for a few people, most divorces happen in anger and sometimes even in intoxication. Nowadays, cases of divorce in the state of intoxication are frequently occurring. In the light of Islamic teachings, there are different orders for divorce in the normal state, in the condition of anger, and the condition of intoxication. This article aims to elaborate on divorce legitimacy in the state of intoxication. The research encapsulates the introduction of addiction, its prohibition and its harms. It also outlines types of addictions and the addictive substances used by Pakistanis and the Shariah rulings on intoxication. Along with it, the details of the divorce in which cases of insobriety divorce occurs and the cases in which divorce does not occur are also presented with the discourses of different schools of thought. The article also outlines the difference in opinion between the old and new jurists. In the end, valuable suggestions are presented concerning the issue of divorce in the state of intoxication. The research is highly significant as many people are confused about divorce in a state of intoxication. Hence, it is essential to inform people about Islamic teachings on divorce in the state of insobriety.

Keywords: *Anger, Intoxication, divorce in the state of insobriety, addiction, jurists.*

*Corresponding author's email: hmhussain.dr@gmail.com

CC BY

تمہید:

دنیا کے تمام سامی اور غیر سامی مذاہب عیسائیت، یہودیت، ہندومت، سکھ مت، بدھ مت، زرتشت بشمول مذہب اسلام جس ایک نکتے پر متفق ہیں وہ ہے نکاح اور طلاق۔ یہاں تک کہ جو لوگ خدا کو بھی نہیں مانتے وہ بھی نکاح اور طلاق کے تصور کے قائل ہیں۔ انسان کے اشرف المخلوقات ہونے میں نکاح کے شرف کا بڑا دخل ہے اور نسل انسانی کی بقا بھی اسی پر موقوف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی کسی معاشرے میں یہاں تک کہ مغربی تہذیب میں بھی کوئی ماں بغیر نکاح کے بچہ جنتی ہے تو وہ بے گناہ اور معصوم بچہ ہمیشہ طعنوں کی زد میں رہتا ہے۔ اس لیے نکاح انسانی زندگی میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ تمام مذاہب عالم اس بات پر متفق ہیں کہ نکاح کے بندھن کا ٹوٹنا طلاق کہلاتا ہے۔

طلاق چونکہ ایک نہایت نازک مسئلہ ہے اس لیے اس امر کی ضرورت ہے کہ انسان اچھی طرح سوچ سمجھ کر اس بات کا فیصلہ کرے اور سوچنے سمجھنے کے لیے یہ بات اہم ہے کہ انسان کی شعوری کیفیت بحال ہو۔ اس لیے جب انسان عقل وشعور سے کام لینے سے عاجز ہو تو ایسے شخص کی طلاق کے بارے میں فقہاء کی مختلف آراہیں۔ دور حاضر میں جہالت اور بے دینی کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں طلاق کی شرح بڑھتی جارہی ہے ۔واقعات طلاق کی ایک وجہ نشہ بھی ہے۔ طلاق کے مسائل اور واقعات کو جاننے کے بعد یہ امر سامنے آتا ہے کہ اکثر واقعات طلاق نشہ کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔

طلاق سوچ سمجھ کر، اچھائی اور برائی کا شعور رکھتے ہوئے ناگزیر حالات میں استعمال کیے جانے والا حق ہے۔ اس حق کو نشہ میں مبتلا انسان بغیر سوچے سمجھے استعمال کرتا ہے۔ نشے میں مدہوش انسان ایک تو حرام امر کا ارتکاب کرتا ہے، اپنے اختیار سے اپنی عقل ضائع کرتا ہے اور پھر نشے کی حالت میں طلاق دے کر دوسرے انسان کی زندگی اور دو خاندانوں کی زندگی برباد کرتا ہے۔ اس لیے شریعت نے عام بے ہوشی کی حالت میں طلاق کے الفاظ ادا کرنے اور نشے میں مست انسان کے طلاق دینے میں فرق رکھا ہے۔ اس بنا پر اس تحقیقی مقالہ میں فقہاء کی آراء کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ نشے کی کون سی حالت میں طلاق واقع ہوتی ہے اور نشے کی کس حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ نیز کن فقہاء کے نزدیک نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہوتی ہے اور کن فقہاء کے نزدیک نشہ کی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ زیرِ نظر مقالہ میں عصر حاضر کے اس اہم عنوان پر بحث کی جارہی ہے۔

نشہ کی حقیقت:

عربی میں نشہ کو سکر کہا جاتا ہے، سکر ہوش مندی کی ضد ہے اور مدہوشی کے معنیٰ ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں نشہ کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"An addictive drug affecting mood or behavior, especially an illegal one"[1]

ترجمہ: عادی بنانے والی ایسی دواء جو مزاج اور رویہ پر اثرانداز ہو اور خاص طور پر غیر قانونی ہو۔

فقہائے کرام نے نشے کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔ امام مالک نے فرمایا ہے:

مَا اَسْکَرَمِنْ الاَشرِبَۃِ کُلِّھَا فَھُوَ خَمْرٌ [2]

ترجمہ: ہر وہ مشروب جو نشہ دے وہ شراب کے معنیٰ میں شمار ہوتی ہے۔

نشہ آور اشیاء سے مراد ایسی چیزیں ہیں جن میں حقیقتاً نشہ موجود ہو اور جن کے استعمال سے براہ راست انسان کو نشہ ہوتا ہو، مثلاً

شراب، چرس، افیون وغیرہ۔ اس سے ایسی چیزیں شامل نہیں ہوں گی جن میں حقیقتاً نشہ موجود نہ ہو اور جن کے استعمال سے براہ راست انسان کو نشہ نہیں ہوتا۔

نشہ کی حرمت:

منشیات کے متعلق قرآن کریم میں "خمر" کا استعمال حکیمانہ اصطلاح ہے جس میں قیامت تک پیدا ہونے والی تمام نشہ آور چیزوں اس حرمت میں شامل ہو گئیں اور کسی اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہی کہ شراب کے لیے حرمت ثابت ہے مگر بیڑی سگریٹ گٹکھا وغیرہ کے لیے حرمت منصوص نہیں۔ ارشاد ربانی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[3]

ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں۔ اان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔

یہ آیت کریمہ منشیات کی تمام اقسام کی حرمت ثابت کرنے کے لیے کافی ہے اور اس آیت سے علماء وفقہاء نے چودہ طریقوں سے منشیات کی حرمت ثابت کیا ہے۔ مثلاً منشیات کے لیے آیت میں رجس کا لفظ استعمال کیا گیا اور ہر قسم کے "رجس" (گندی) چیز کا استعمال اسلام میں حرام ہے، منشیات کو شیطانی عمل قرار دیا گیا اور ہر شیطانی عمل حرام ہے۔ اسی نکتہ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِقُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا[4]

ترجمہ: لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔

اسلام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ضرر رساں اشیاء کو حرام ٹھہرانے میں واشگاف الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے تاکہ کوئی ان کی حلت اور حرمت کے متعلق مشکوک نہ ہو۔ اگرچہ ان ضرر رساں اشیاء میں کچھ فائدہ ہی مضمر ہو۔ حالت نشہ اسلام کے نزدیک اتنی مبغوض ہے کہ اس حالت میں انسان کو راس العبادات (نماز) سے روک دیا گیا۔ قرآن حکیم میں وارد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ[5]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو۔

حدیث سے بھی منشیات کی حرمت ثابت ہے۔ مثلاً منشیات کو "مسکر" کہہ کر اس کی حرمت کو واضح کیا۔

كلُّ مُسكِرٍ خَمرٌ . وَكُلُّ مُسكِرٍ حَرامٌ[6]

ترجمہ: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ[7]

ترجمہ: ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور جس کی زیادہ مقدار نشہ لانے والی ہو اس کا کم بھی حرام ہے۔

نشہ آور اشیاء کی اقسام واحکام:

ذیل میں حالت نشہ میں طلاق کا حکم بیان کرنے سے پہلے نشہ آور اشیاء کے استعمال کا حکم بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

شرعی طور پر نشہ آور اشیاء کی دو بنیادی اقسام ہیں۔

پہلی قسم:

پہلی قسم میں جامد نشہ آور اشیاء وہ چیزیں شامل ہیں۔ جن میں اصولی طور پر خشک یا جامد صورت میں نشہ ہوتا ہے اور اس مقصد کے لیے ان کا استعمال خشک یا جامد شکل میں ہوتا ہے مثلاً بھنگ، کوکین، افیون، چرس، مورفین ہیروئین وغیرہ۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ مُخْمِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ[8]

ترجمہ: ہر نشہ عقل کو ڈھانپنے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

یہ حدیث ہر نشہ آور چیز کو شامل ہے، خواہ وہ نشہ آور کھانے کی چیز ہو یا پینے کی، جامد ہو یا مائع، اگر وہ شراب کی تاثیر رکھتی ہے تو حرام ہے، اگر کوئی حشیش، چرس وغیرہ کو مائع شکل میں ڈھال کر پی لے تو وہ بھی حرام ہو گا۔ اس بنا پر منشیات کی تمام اقسام (چرس، افیون، ہیروئن وغیرہ) حرام ہیں اور ان پر خمر (شراب) کا نام صادق آتا ہے کیونکہ یہ نشہ آور ہیں اور عقل ماؤف کر دیتی ہیں۔

شرعی احکام:

1۔ خشک نشہ آور اشیاء کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لیے اتنی کم مقدار میں استعمال، جس سے نشہ نہ ہو، حرام نہیں، البتہ اس کی اتنی مقدار کا استعمال، جس سے نشہ ہو تو وہ نشہ کی وجہ سے حرام ہیں۔

2۔ خشک نشہ آور اشیاء تمام فقہاء کرام کے نزدیک بذات خود نجس و ناپاک نہیں۔

3۔ خشک نشہ آور اشیاء کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لیے کاروبار کرنا، خرید و فروخت جائز ہے، براہ راست ناجائز مقصد کے لیے ناجائز ہے، جیسے دواسازی کی صنعت کے لیے افیون کی فراہمی جائز ہے، لیکن نشہ آور مصنوعات بنانے کے لیے خام مال کی فراہمی جائز نہیں۔

دوسری قسم:

مائع یا سیال نشہ آور اشیاء سے مراد وہ چیزیں ہیں جن میں اصولی طور پر سیال یعنی مائع حال میں نشہ ہوتا ہے اور اس مقصد کے لیے ان کا استعمال سیال مائع یعنی بہنے والی مشروب کی صورت میں ہوتا ہے۔ مثلاً شراب (خمر)، وائن، بئر وغیرہ۔ جمہور فقہاء کرام (امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور احناف میں سے امام محمد بن الحسن رحمہم اللہ) کا موقف یہ ہے کہ یعنی تمام مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء حرام ہیں، (ہر قسم کا استعمال) تمام مائع یعنی بہنے والی اشیاء آور اشیاء نجس ہیں ایک قطرہ ہی کیوں نہ لگے۔ تمام مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت یا کسی بھی قسم کا کاروبار حرام ہیں۔ جمہور فقہاء کرام کے نزدیک الکوحل کا بھی وہی حکم ہے جو دیگر تمام مائع یعنی بہنے والی اشیاء کا ہے۔

شرعی احکام:

فقہ حنفی کے مطابق شرعی احکام کے اعتبار سے مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء کی چار قسمیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ شراب:

جس کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[9]

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب ، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر، یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تا کہ تمہیں فلاح ہو۔

خمر (شراب) حرام ہے خمر (شراب) نجس العین ہے، خواہ ایک قطرہ ہی کیوں نہ لگے۔ خمر (شراب) کی خرید و فروخت یا کسی بھی قسم کا کاروبار حرام ہے۔ شریعت اسلامیہ میں شراب (خمر) اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حرام اور نجس ہے۔

شراب کے کسی بھی جزء کا، کسی مقصد کے لیے، کوئی بھی خارجی یا داخلی استعمال اور اس کی خرید و فروخت اصالۃً ناجائز اور حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "کھجور سے شراب، شہد سے شراب، منقہ سے شراب ہے انگور سے شراب ہے۔ گندم سے شراب ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور اشیاء سے منع کرتا ہوں"[10]۔ فقہ کے مطابق تین اور شرابیں ہیں جن کا اکثر شرعی احکام میں خمر کے ساتھ الحاق کیا گیا ہے۔

2۔ الطلاء: انگور کا شیرہ جب پکایا جائے ، یہاں تک کہ اس کے دو تہائی سے کم مقدار بخارات بن کر ختم ہو جائے اور اس کے بعد تخمیر یا کسی دوسرے عمل کے نتیجے میں نشہ پیدا ہو جائے۔

3۔ نقیع التمر: یعنی کھجور کی کچی شراب، کھجور کا کچا شیرہ ۔ تخمیر کے لیے پانی میں اتنے عرصے تک کھجور رکھی جائے، کہ اس میں گاڑھا پن اور جوش (بلبلے) پیدا ہو جائے عربی میں اسے "نقیع التمر" اور "سکر" کہتے ہیں۔

نقیع الزبیب: یعنی کشمش سے تیار کردہ شراب۔ تخمیر کے لیے پانی میں اتنے عرصے تک کشمش رکھی جائے، کہ اس میں گاڑھا پن آجائے اور جوش مارنے لگے، عربی میں اسے "نقیع الزبیب" کہتے ہیں[11]۔

جو مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء مذکورہ بالا چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) میں سے نہ ہوں۔ مثلاً گندم، جو وغیرہ سے بننے والی شرابیں، انگور اور کھجور سے بننے والی شرابوں کے علاوہ دیگر مائع (بہنے والی) نشہ آور اشیاء کے شرعی احکام کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والی نشہ آور اشیاء (Liquid Intoxicant) کا کسی جائز مقصد یا ضرورت، مثلا دواسازی وغیرہ کے لیے اتنی کم مقدار کا استعمال ، جس سے نشہ نہ ہو ، حرام نہیں۔ البتہ اس کی اتنی مقدار کا استعمال، جس سے نشہ ہو تو وہ نشہ کی وجہ سے حرام ہیں۔ انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والی نشہ آور اشیاء سے کشید کیے گیے الکحل کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لیے کاروبار، خرید و فروخت جائز ہے

۔

نشہ کی مروجہ صورتیں اور ان صورتوں میں وقوع طلاق کے احکام

سکران کی تعریف میں اختلاف کی بنا پر اس پر عائد ہونے والے شرعی احکام میں تبدیلی آتی ہے۔ حالات کے مختلف ہونے کے اعتبار سے سکران کا تعارف بیان کیا جاتا ہے تا کہ شرعی احکام کی تفصیل جاننے میں آسانی پیدا ہو۔ امام ابو حنفیہ کے نزدیک جو شخص نشہ سے اس حد تک مدہوش ہو جائے کہ زمین و آسمان مرد اور عورت میں تمیز نہ کر سکے وہ سکران کہلائے گا۔ احناف کے مشہور محقق علامہ شامی رد المحتار میں فرماتے ہیں۔ ""سکران وہ ہے جو آسمان و زمین، مرد و عورت میں فرق نہ کر سکے "۔[12]

امام شافعی کے نزدیک جس شخص پر اس حد تک نشہ طاری ہو کہ اس کا کلام نظم سے خلط ملط ہو اور وہ اپنے پوشیدہ راز ظاہر کر دے سکران کہلائے گا۔ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ: "امام شافعی نے فرمایا سکران وہ ہے جس کا کلام نظم کے ساتھ خلط ملط ہونے لگے اور وہ اپنے پوشیدہ راز ظاہر کر دے"۔[13]

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ سکران کے احکام ایسے شخص پر لاگو ہوں گے جس کا کلام خلط ملط ہونے لگے اور وہ دوسرے کی چادر جوتے اور اپنی چادر جوتے میں امتیاز نہ کر سکے۔ ابن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں۔ "نشے کی حد جس کی کرنے والے حکم میں اختلاف ہے۔ وہ ہے جس کا کلام مناسب نہ ہو اور وہ اپنی چادر کو دوسری کی چادر سے اور اپنے جوتے کو دوسرے کی جوتے سے شناخت نہ کر سکے"۔[14]

سکران کی تعریفات سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ امام ابو حنفیہ کے نزدیک سکران کا اطلاق انتہائی درجہ کے مدہوش پر ہو گا۔ جبکہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک سکران کے احکام ایسے شخص پر لاگو ہوں گے جس کا کلام متاثر ہو اور قوت تمیز کمزور ہو جائے۔ سکران کی تعریف میں اختلاف کے اعتبار سے سکران کی شرعی احکام میں بھی اختلاف ہے۔ حالات کے اختلاف کی بنا پر سکران کی مختلف صورتیں ہیں۔

1: لاعلمی یا مجبوری میں نشہ آور مشروب کے استعمال سے کسی شخص کو نشہ ہو جائے۔

2 : جان بوجھ کر نشہ آور چیز کے استعمال سے کسی شخص کو نشہ ہو جائے۔

3 : علاج کی ارادے سے دواء سے نشے کی حالت طاری ہو جائے۔

4 : کسی ایسی چیز کے استعمال سے نشہ طاری ہو جو برانگیختہ کرنے والی نہ ہو جیسے شہد یا گیہوں کے مشروبات۔

ذیل میں ان تمام صورتوں میں دی جانے والی طلاق کے متعلق فقہاء کرام کی آراء کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

1۔ نشہ کی پہلی صورت (لاعلمی اور مجبوری میں نشہ) اور طلاق کا حکم:

احناف کے ائمہ ثلاثہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک مجبوری یا لاعلمی میں نشے سے مدہوش ہونے کی صورت میں طلاق واقع نہ ہو گی۔ ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں "اس اصول پر اگر اس نے مجبوراً یا لکھنے کو نگلنے کے لیے نشہ آور چیز کی تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک طلاق واقع ہو گی" ہمارے بعض مشائخ اور فخر اسلام یہی فرماتے ہیں اور یہی قول بہتر ہے کیونکہ طلاق کو واجب کرنے والی چیز عقل کے زائل ہونے کے وقت امر ممنوع کی وجہ سے عقل کو زائل کرنا ہے اور یہاں یہ بات نہیں پائی جا رہی"[15]۔ شوافع کے نزدیک بھی مجبوری یا لاعلمی میں نشہ آور چیز سے نشہ طاری ہو گیا اور اس حالت میں کسی نے طلاق دی تو طلاق واقع نہ ہو گی ابو اسحاق شیرازی فرماتے ہیں: "یا اسے شراب پینے پر مجبور کیا گیا اور اس پر نشہ طاری ہو گیا تو اس کی طلاق واقع نہ ہو گی اس لیے کہ سونے والے اور مجنون کے بارے میں نص وارد ہوئی ہے تو ہم باقی کو ان پر قیاس کریں گے"۔[16]

حنابلہ کا بھی یہی موقف ہے کہ ایسے شخص کی طلاق واقع نہ ہو گی حنابلہ کے ابن قدامہ مقدسی الکافی میں فرماتے ہیں "اگر کسی کو شراب پینے پر مجبور کیا گیا تو اس کی طلاق واقع نہ ہو گی حدیث پاک کی بنیاد پر (قلم تین افراد سے اٹھا لیا گیا ہے بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو اور مجنون سے یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے) ان تین افراد پر طلاق واقع نہ ہونا خبر کی بات ہے۔ تو ان کے علاوہ مجبور یا لاعلم پر طلاق واقع نہ ہونا ان پر قیاس کرتے ہوئے ثابت ہو گا"۔[17]

جمہور احناف کے نزدیک مجبوراً یالاعلمی میں مدہوش ہو کر طلاق دینے والے کی طلاق واقع ہو جائے گی احناف کے مشہور محقق ابن ہمام احناف کا موقف ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں "اس صورت میں احناف کے اکثر فقہاء کے نزدیک طلاق نافذ ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں اس کی عقل لذت کی انتہاپر زائل ہوئی اور وہ اس وقت مجبور نہ رہا"۔[18]

اگر کوئی شخص لاعلمی اور مجبوری میں نشہ آور چیز کے استعمال سے مدہوش ہو کر طلاق دے دے تو اس میں فقہاء کی دو آراء ہیں امام ابو حنفیہ، امام شافعی، امام احمد اور امام ابوحنفیہ کے تلامذہ امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک ایسے شخص کی طلاق واقع نہ ہو گی جبکہ جمہور احناف کے نزدیک ایسی صورتحال میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

2-نشہ کی دوسری صورت (جان بوجھ کر نشہ) اور طلاق کا حکم:

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنی رضا سے نشہ آور چیزیں استعمال کرے نشہ طاری ہو اور گناہ کا مرتکب ہو تو ایسے شخص کو فقہاء کے نزدیک سکران کہا جاتا ہے۔ سکران متعدی کی طلاق کے وقوع میں دو آراء ہیں۔ امام ابوحنفیہ امام شافعی امام مالک امام احمد اور جمہور احناف وقوع کے قائل ہیں۔ احناف میں سے امام زفر، امام کرخی، امام طحاوی، شوافع میں سے امام مزنی، ابوثور عدم وقوع طلاق کے قائل ہیں۔

جان بوجھ کر نشہ کی حالت میں وقوع طلاق کا حکم اور فقہاء کی آراء:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک سکران کی طلاق واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کی عقل ایسے سبب کی وجہ سے زائل ہوئی ہے جو گناہ ہے تو تنبیہاً ایسا سمجھا جائے گا کہ اس کی عقل قائم ہے۔ ہدایہ میں امام ابو حنیفہ کا قول نقل کیا گیا ہے:[19] "سکران کی طلاق واقع ہو گی کیونکہ اس کی عقل ایسے سبب کی وجہ سے زائل ہوتی ہے جو گناہ ہے تو اس کو تنبیہ کے طور پر وقوع طلاق کے حکم کو باقی رکھا جائے گا"۔ امام مالک بھی سکران کی طلاق کے وقوع کے قائل ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ سکران کی طلاق، عتق، زخموں کا قصاص اور قتل اس پر لازم ہو گا۔ ابن رشد امام مالک کا قول نقل کرتے ہیں۔"[20]"امام مالک فرماتے ہیں کہ اس (سکران کی) طلاق، عتق، زخموں کا قصاص اور قتل کا قصاص واجب ہو گا۔" امام مالک دلیل اس روایت کو بناتے ہیں جس میں حضرت عمر نے سکران کی طلاق کو نافذ قرار دیا۔ ابن وہب فرماتے ہیں کہ آل ابی البختری کے ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حالت مدہوشی میں تھا تو عمر بن خطاب نے اسے حد کے کوڑے لگوائے اور اس کی طلاق کو نافذ قرار دیا۔

اس صورت میں امام شافعی کے دو اقوال ہیں۔ ایک قول کے مطابق سکران کی طلاق واقع نہ ہو گی جب کہ دوسرے راجح قول کے مطابق سکران کی طلاق واقع ہو گی۔ دونوں اقوال مع دلائل درج ذیل ہیں۔

پہلے قول کے مطابق اصحاب شافعیہ میں امام مزنی اور ابو ثور کے نزدیک سکران کی طلاق واقع نہ ہو گی کیونکہ اس کی عقل زائل ہو چکی ہے تو وہ سونے والے کی طرح ہو یا وہ ارادہ نہیں رکھتا اس لیے وہ مجبور کی مانند ہوا۔ دوسرے قول کے مطابق اس کی طلاق واقع ہو گی۔ یہی صحیح قول ہے۔[21]

سکران کی طلاق کے متعلق امام احمد بن حنبل کی دو روایات ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ طلاق واقع ہو گی اور یہ ابو وبرہ کلبی کی روایت کو دلیل بناتے ہیں۔ معروف حنبلی محقق ابن قدامہ مقدسی الکافی میں لکھتے ہیں بغیر عذر کے شراب پینے والے اور اس شخص کے بارے میں جس کی عقل بغیر کسی حاجت کے زائل ہو جائے اس کے متعلق دو

روایات ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس کی طلاق واقع ہو گی۔ اس قول کی دلیل وبرہ کلبی کی روایت ہے جس میں ہے کہ حضرت عمر نے ایسے شخص کو ہوش مند کی مانند قرار دیا ہے۔

دوسرے قول کے مطابق سکران کی طلاق واقع نہ ہو گی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کی عقل زائل ہو چکی ہے تو وہ مجنون کے مشابہ ہو گا۔ ابن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں: دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی طلاق واقع نہ ہو گی۔ اسی کو ابو بکر نے پسند کیا ہے کیونکہ یہ عثمان کا قول ہے جو ان سے صحیح طور پر ثابت ہے۔ اور اس لیے کہ یہ زائل العقل ہے تو یہ مجنون کے مشابہ ہو گا۔"[22]

امام زفر، کرخی، مزنی، طحاوی اور ابو ثور سکران کی طلاق کو نافذ نہیں مانتے۔ ذیل میں ان کے دلائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

قائلین عدم وقوع یعنی حالت نشہ میں طلاق کو نافذ نہ ماننے والے حضرات قیاس اور حدیث مبارکہ سے دلیل اخذ کرتے ہیں۔ امام زفر، امام کرخی، طحاویؒ، مزنی وغیرھم سکران کو مکرہ، مجنون اور بچے پر قیاس کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ طلاق دیتے ہوئے سکران کا قصد نہیں پایا جا رہا اور ارادہ نہ پائے جانے کی وجہ سے طلاق واقع نہ ہو گی۔ (کیونکہ وقوع طلاق میں قصد کا ہونا ضروری ہے) تو وہ مجبور کی مانند ہوا۔ نیز وہ مجنون کی مانند زائل العقل ہے تو مجنون کی طرح اس کی بھی طلاق واقع نہ ہو گی۔ بچے کی طرح یہ تمیز نہیں رکھتا تو بچے کی طرح اس کی طلاق واقع نہ ہو گی۔

قائلین عدم وقوع حضرت ماعز کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ جب حضرت ماعز نے زنا کا اقرار کیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں جنون ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے دریافت کیا کیا تم نے شراب پی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے ان سے شراب کی بو نہ پائی۔ آپ ﷺ نے ان پر حد جاری کی۔ قائلین عدم وقوع اس طرح استدلال کرتے ہیں کہ اگر نشہ کی بنا پر اقرار ساقط نہ ہوتا تو آپ ﷺ کے سوال کا فائدہ نہ تھا۔ یعنی نشہ کی بنا پر اقرار ساقط ہو گا۔ اسی طرح نشہ کی بنا پر طلاق واقع نہ ہو گی[23]۔

جان بوجھ کر نشہ آور چیز کے استعمال سے طلاق کے متعلق فقہاء کی آراء کا تقابلی جائزہ:

جو شخص جان بوجھ کر نشہ کرے اور حالت نشہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو احناف، شوافع، مالکیہ اور ایک قول کے مطابق حنابلہ اس طلاق کو نافذ قرار دیتے ہیں۔ امام زفر کرخی، طحاوی، مرنی، ابو ثور اور ایک قول کے مطابق امام احمد عدم وقع طلاق کے قائل ہیں۔ وقوع طلاق کے قائلین کہتے ہیں کہ اس نے ایک ناجائز کام کیا ہے اور اس کی وجہ سے اس کی عقل زائل ہوئی ہے تو تنبیہ کے طور پر اس کے طلاق کو نافذ قرار دیں گے۔ حضرت عمر نے بھی سکران کو ہوش مند کی طرح قرار دیا ہے۔ وہ حضرات جو سکران کی طلاق کو نافذ نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ سکران مجبور شخص، بچہ اور مجنون کی مانند ہے کیونکہ ان تینوں کی طرح طلاق دیتے وقت سکران کا ارادہ نہیں پایا جا رہا ان تینوں کی طلاق واقع نہیں ہوتی تو ان پر قیاس کرتے ہوئے سکران کی طلاق بھی واقع نہ ہو گی۔ راجح قول یہی ہے کہ سکران کی طلاق واقع ہو جائے گی۔

3۔ نشہ کی تیسری صورت (بحالت ضرورت نشہ) اور طلاق کا حکم:

کوئی شخص ایسی دوا سے مدہوش ہو جائے جو برانگیختہ کرنے والی نہ ہو جیسے بھنگ پینے والا۔ اس کی بھی دو اقسام ہیں۔

۱۔ کوئی شخص ایسی دوا سے مدہوش ہو جائے جو برانگیختہ کرنے والی ہی نہ ہو اور اس کا علاج کا ارادہ ہو، نشہ کا ارادہ نہ ہو۔ اتفاقی روایت یہ ہے کہ اس کی طلاق واقع نہ ہو گی[24]۔ وہ بے ہوش کی مانند ہے اور یہ دوا استعمال کرنا مباح ہے اس لیے اس کا مواخذہ نہ ہو گا۔

۲۔ کوئی شخص ایسی دوا سے مدہوش ہو جائے جو برانگیختہ کرنے والی نہ ہو اور اس کا ارادہ نشہ کا ہو، علاج کا نہ ہو۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اس کی

طلاق واقع نہ ہو گی۔ اگرچہ یہ گناہ گار ہے لیکن یہ بے ہوش کے حکم میں ہے۔ ایسی صورت میں اس پر حد واقع نہیں ہو گی تو مناسب ہے کہ اس کی طلاق بھی واقع نہ ہو[25]۔

الحاصل بحالت ضرورت نشہ کی ان دونوں صورتوں میں طلاق واقع نہ ہو گی۔

4۔ نشہ کی چوتھی صورت (حلال مشروبات سے نشہ) اور طلاق کا حکم:

نشہ کی چند استثنائی صورتیں ہیں جن میں انسان گناہگار نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر حد واقع ہوتی ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ کوئی شخص گیہوں یا شہد سے بنے ہوئے مشروبات پیے اور اسے نشہ ہو جائے۔ اس حالت مدہوشی میں وہ طلاق دیدے تو آیا طلاق واقع ہو گی۔ اس میں فقہائے احناف کا اختلاف ہے۔

امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک طلاق واقع نہ ہو گی۔ دلیل یہ ہے کہ اس نے ایک مباح چیز کا استعمال کیا ہے۔ اس صورت میں اس پر حد واقع نہ ہو گی تو مناسب ہے کہ اس کی طلاق بھی واقع نہ ہو۔

امام محمد فرماتے ہیں کہ اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ جب یہ شخص امر ممنوع کا ارتکاب کر رہا ہے تو زجراً طلاق واقع ہو جائے گی۔

امام محمد کے قول کے مطابق فتوی دیا جائے گا کیونکہ ہر مشروب سے نشہ کرنا حرام ہے[26]۔

فقہ جعفریہ میں حالت نشہ کی طلاق کا حکم:

فقہ جعفریہ کے مطابق حالت نشہ میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ فقہ جعفریہ میں نشے کی مختلف حالتوں کا اعتبار نہیں کیا گیا۔ انسان خواہ مجبوراً نشہ کرے یا اپنی رضا سے نشہ کر کے طلاق دے، دوا یا حلال مشروب سے مدہوش ہو کر طلاق دے، فقہ جعفریہ کے مطابق طلاق واقع نہ ہو گی۔[27]

نشہ کی حالت میں طلاق اور جدید فقہائے کرام کے فتاویٰ جات:

آج کل کے حالات میں نشہ کی مختلف صورتیں ممکن ہیں۔ ان مختلف صورتوں میں دورِ جدید کے جید علماء کے وقوع طلاق وعدم وقوع طلاق کے احکام اور فتاویٰ جات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

1۔ مفتی تقی عثمانی کا موقف:

مفتی تقی عثمانی کے نزدیک نشہ کی حالت میں دی جانے والی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ فتویٰ درج ذیل ہے۔

ایک شخص چرس وغیرہ نشہ کا عادی تھا۔ اس نے شادی کے نو ماہ بعد اپنے والدین کے سامنے کہا کہ میں بیوی کو چھوڑ دیا، طلاق دے دیا، میں نہیں رکھتا، والدین نے سمجھا کہ یہ اس نے حالتِ نشہ میں کہہ دیا ہے۔ اس نے دو ماہ اپنی بیوی سے رجوع نہیں کیا اور سامان اٹھا کر بیچ دیا اور دو سال سے غائب ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے کہ حالت نشہ میں طلاق واقع ہو جائے گی؟

اس صورت میں مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں کہ " اگر اس شخص نے واقعی اپنی بیوی کے متعلق وہی الفاظ کہے جو سوال میں مذکور ہیں اور اس وقت وہ مجنون نہیں تھا، خواہ نشہ میں ہو تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو چکی ہے"۔[28]

2۔ مفتی رشید احمد کی رائے:

مفتی رشید احمد کے رائے میں سکران کی طلاق نافذ ہو جائے گی۔ آپ کا فتویٰ ذیل میں ہے

اگر کوئی شخص شراب پیئے اور ہوش و حواس میں نہ رہے، ایسی حالت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہو گا۔ طلاق دیتے وقت اس کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی ہو تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

مفتی رشید احمد فرماتے ہیں: "نشہ کی حالت میں بھی طلاق ہو جاتی ہے، اس لیے اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو گئیں"۔[29]

3۔ حضرت مفتی عبد الرحیم لاجپوری کا قول:

حضرت مفتی عبد الرحیم لاجپوری کے مطابق دوا سے مدہوشی کی صورت میں بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ صورت مسئلہ یہ ہے:

اگر کوئی شخص کسی ڈاکٹر کے تجویز کے بغیر خواب آور گولیاں کھالیتا ہے اور اس کے دماغ پر وقتی طور پر اثر ہوتا ہے، دماغی توازن پورا قائم نہیں رہتا، اس حالت میں وہ بلاوجہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو کیا طلاق واقع ہو گی؟

حضرت مفتی عبد الرحیم لاجپوری اس صورت میں زجراً وقوع طلاق کا حکم لگاتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔"ڈاکٹر کی اجازت کے بغیر اور ہدایت کے خلاف ان خواب آور گولیوں کا استعمال درست نہیں، اگر کوئی شخص ان کا استعمال کرے اور دماغی حالت خراب ہو جائے اور طلاق دے دے تو زجراً وقوع طلاق کا فتویٰ دیا جائے گا"۔[30]

ایک صورت یہ بھی ہے کہ جبراً اور دھوکے سے شراب پلا کر بحالت نشہ طلاق دلوا دی جائے۔ اس صورت کے متعلق مفتی عبد الرحیم لاجپوری فرماتے ہیں کہ "بحالت نشہ جو طلاق دی جاتی ہے وہ معتبر ہے اور واقع ہو جاتی ہے مگر جبراً اور دھوکے سے شراب پلا کر بحالت نشہ جو طلاق دلوائی گئی ہے، وہ معتبر نہیں ہے۔"[31]

4۔ عبد اللہ غازی پوری کا فتویٰ:

اہل حدیث محقق عبد اللہ غازی پوری فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی عورت کو حالت نشہ میں طلاق دے وہ طلاق واقع نہیں ہو گی۔

اگر کوئی شخص حالت نشہ میں اپنی بیوی کو چار یا پانچ بار ایک ہی مجلس میں طلاق دے دے تو اہل حدیث کے نظریہ کے مطابق کیا حکم ہے؟

محقق عبد اللہ غازی پوری فرماتے ہیں کہ "جو شخص اپنی عورت کو حالت نشہ یا سخت غصہ میں طلاق دے وہ طلاق واقع نہیں ہوتی۔[32]

5۔ ابن باز کا نقطہ نظر:

حالت نشہ میں طلاق کے متعلق ابن باز کی رائے درج ذیل فتویٰ سے واضح ہے۔

کوئی شخص شراب کا عادی ہے اور اپنی بیوی کے سامنے شراب پیتا ہے۔ ایک مرتبہ وہ اپنی بیوی کے سامنے شراب پیتا ہے اور بیوی اس کا برتن توڑ دیتی ہے تو حالت نشہ میں وہ بیوی کو طلاق دے دیتا ہے، کہتا ہے کہ تمہیں طلاق ہے۔ کیا اس کی طلاق واقع ہو گی؟

اس صورت کے متعلق ابن باز فرماتے ہیں کہ طلاق کا تلفظ کرتے وقت اگر اس کی عقل قائم تھی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگر طلاق دیتے وقت اس کی عقل شراب نوشی کی وجہ سے زائل ہو چکی تھی اور وہ سمجھ نہیں رکھتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق اس کی طلاق واقع نہ ہو گی۔[33]

الحاصل: ان فتاویٰ جات سے واضح ہے کہ موجودہ دور کے جمہور علماء نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق کو نافذ قرار دیتے ہیں۔ مختلف علماء کے فتاویٰ اس سلسلہ میں دلیل ہیں۔ البتہ غیر مقلدین حضرات نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق کو واقع قرار نہیں دیتے۔

عصر حاضر کے عائلی قوانین :

مصر اور شام کے موجودہ عائلی قانون میں امام کرخی کے قول اختیار کر کے طلاق سکران کو نافذ نہیں قرار دیا گیا۔ اس قانون کے مطابق ایسے شخص کا ارادہ نہیں پایا جارہا تو اس کے تصرفات نافذ نہ ہوں گے۔ مصر کے 1929ء کے قانون کی شق 25 کے مطابق سکران کی طلاق واقع نہ ہو گی۔ شام کے قانون کی شق 89 کے تحت بھی سکران کی طلاق واقع نہیں ہو گی۔[34]

خلاصہ بحث

طلاق کے لغوی معنی شوہر سے بیوی کی جدائی کے ہیں جبکہ اصطلاح میں طلاق سے مراد نکاح کی قید کو ختم کرنے کے ہیں طلاق کے واقع ہونے کے لیے ہوش و حواس کا برقرار ہونا لازم ہے۔ نشے کی حالت میں انسان کے ہوش و حواس متاثر ہوتے ہیں یہ بات قابل غور ہے کہ حالت نشہ میں طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

حالت نشہ میں اختلاف کے اعتبار سے طلاق کا حکم مختلف ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص کم علمی یا مجبوری میں نشہ آور چیز استعمال کر کے طلاق دے تو آئمہ ثلاثہ، شوافع، مالکیہ و حنابلہ کے نزدیک طلاق واقع نہ ہو گی کیونکہ اس نے کسی ممنوع امر کا ارتکاب کر کے اپنے ہوش و حواس زائل نہیں کیے۔ طلاق جمہور احناف کے نزدیک طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ لاعلمی یا مجبوری میں نشہ آور چیز استعمال کرنے سے نشہ تب طاری ہو گا جب وہ لذت کی حد تک پہنچ جائے اس وقت وہ لاعلم یا مجبور نہیں رہے گا اسی لیے طلاق واقع ہو جائے گی قول اول راجح ہے۔

نشہ کی دوسری صورت یہ ہے کہ خود ارادہ سے نشہ آور چیز استعمال کرے اور بیوی کو طلاق دے دے۔ جمہور علماء کے نزدیک طلاق واقع ہو گی جبکہ احناف کے نزدیک امام زفر، امام کرخی، طحاوی، شوافع میں سے بعض عدم وقوع طلاق کے قائل ہیں۔ قائلین وقوع طلاق فرماتے ہیں کہ اس نے ممنوع امر کا ارتکاب کر کے ہوش و حواس کھوئے ہیں تو تنبیہا ایسا سمجھا جائے گا کہ اس کی عقل قائم ہے۔ اس لیے طلاق واقع ہو جائے گی۔ قائلین عدم وقوع طلاق کہتے ہیں کہ یہ شخص طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اس لیے نائم، مجنون یا مجبور کی طرح اس کی طلاق واقع نہیں ہو گی، نشے کی ایک صورت یہ ہے کہ دوا کے بغیر نشہ طاری ہو جائے فقہ کی اتفاق رائے ہے کہ طلاق واقع نہ ہو گی۔

نشے کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوا سے نشے کا ارادہ کر کے نشہ لے اور نشہ میں مدہوش ہو کر طلاق دے دے تو امام ابو حنفیہ کے نزدیک طلاق واقع نہ ہو گی۔

نشے کی چوتھی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص حلال اشیاء (مثلاً گیہوں یا شہد سے بنے ہوئے مشروبات) استعمال کرے اور اسے نشہ ہو جائے۔ اس صورت میں شیخین کے نزدیک طلاق واقع ہو گی جبکہ امام محمد کے نزدیک طلاق واقع نہ ہو گی۔

نتائج بحث

حالت نشہ ہوش و حواس کے منافی ہے۔ دور جدید میں میں نشے کی مختلف اقسام وجود میں آچکی ہیں۔ سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ مختلف ادویہ اور اشیاء نشے کے طور پر استعمال ہونے لگی ہیں۔ نشے کی بڑھتی ہوئی شرح کے ساتھ ساتھ حالت نشہ میں طلاق کے واقعات بکثرت

پیش آرہے ہیں۔ مذکورہ بالا تحقیق کے نتیجے میں ہم جن نکات تک پہنچے ہیں،وہ مختصر ادرج ذیل ہیں۔

1۔ قرآن اور حدیث میں نشہ کی حرمت کو واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

2۔حالت نشہ میں اختلاف کے اعتبار سے طلاق کے واقع ہونے اور واقع نہ ہونے کے متعلق فقہاء کی آراء مختلف ہیں۔

3 ۔ نشہ کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی شخص لاعلمی میں یا مجبور ہو کر نشہ آور چیز استعمال کر کے طلاق دے۔اس صورت میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کی دو آراء ہیں۔ احناف میں سے آئمہ ثلاثہ، شوافع،مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک اس کی طلاق واقع نہ ہو گی کیونکہ اس کے ہوش و حواس کسی ممنوع امر کی وجہ سے زائل نہیں ہوئے۔ طلاق تب واقع ہو گی،جب کسی ممنوع امر کی وجہ سے ہوش و حواس زائل ہوں۔ جمہور احناف کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہو جائے گی۔ آئمہ ثلاثہ احناف، شوافع،مالکیہ اور حنابلہ کا قول راجح ہے۔

4۔ نشہ کی ایک صورت یہ ہے کہ خود ارادہ سے نشہ آور چیز استعمال کرے اور بیوی کو طلاق دیدے۔جمہور علماء کے نزدیک طلاق واقع ہو گی جبکہ بعض احناف اور شوافع عدم وقوع طلاق کے قائل ہیں۔ قائلین وقوع طلاق کہتے ہیں کہ اس نے ایک ممنوع امر کا ارتکاب کر کے ہوش و حواس کھوئے ہیں تو تنبیہاً ایسا سمجھا جائے گا کہ اس کی عقل قائم ہے۔اس لیے اس کی طلاق واقع ہو جائے گی۔اس صورت میں راجح قول یہ ہے کہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

5۔نشہ کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی دوا سے یا حلال مشروب سے نشہ ہو جائے اور نشہ کا ارادہ نہ ہو۔اس صورت میں فقہاء کی اتفاقی رائے یہ ہے کہ طلاق واقع نہ ہو گی۔

6۔نشہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ دوا سے نشہ کا ارادہ کرے اور مدہوش ہو کر طلاق دے۔اس مسئلہ میں راجح قول امام ابو حنیفہ کا ہے کہ طلاق واقع نہ ہو گی۔

7۔ فقہ جعفریہ اور اہلحدیث کے مطابق نشہ کی کسی حالت میں طلاق واقع نہ ہو گی۔

درج بالا تفصیلات سے واضح ہے کہ جب انسان اپنے اختیار سے نشہ کر کے اپنے ہوش و حواس زائل کرے تو جمہور فقہاء کے نزدیک اس کی طلاق واقع ہو جائے گی۔موجودہ حالات کے اعتبار سے یہی قول بہتر ہے تاکہ حالت نشہ میں طلاق کے واقعات کی شرح کم کی جاسکے.

سفارشات

زیر نظر تحقیقی مقالہ میں وقوع طلاق میں نشے کے مطلوبہ معیار کے مطلق فقہاء کی آراء کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے جس میں نشہ کی مطلوبہ مقدار کے مطابق فقہاء کی آراء میں طلاق کے احکام زیر بحث لائے گئے۔ جس کے نتیجے میں مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی جارہی ہیں۔

1. نکاح و طلاق کا تعلق کیونکہ فقہی احکام سے ہے اور یہ دونوں معاملات انسان کی زندگی کے باقی معاملات کی نسبت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔اس لیے ان دونوں معاملات کے بارے میں فقہی احکام سے متعلق آگاہی حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔لہذا نکاح کی شرائط کے ساتھ ساتھ طلاق سے متعلقہ تمام شرعی احکام کے بارے میں آگاہ ہونا عصر حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے۔
2. زندگی کے معاملات کو احسن طریقے سے چلانے کے لیے سربراہ و رہنماء ہماری زندگی کی اہم ضرورت ہیں۔اس لیے گھر کے سربراہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دیں بچوں کے اندر نیکی سے متعلق آگاہی و رغبت پیدا کریں۔اور گناہوں سے نفرت اور

دوری، برائیوں کے نقصانات کا شعور بیدار کرنا ضروری ہے تاکہ معاشرے میں رائج برائیوں میں ملوث ہونے سے نا صرف وہ خود کو محفوظ رکھیں بلکہ معاشرے کے دوسرے افراد کے لیے بھی ان برائیوں سے نجات کا ذریعہ بن سکیں۔

3. کسی بھی ادارے یا ملک کی ترقی اور اس کو درست نہج پر چلانے کے لیے قانون سازی کرنا ضروری ہے۔ اس لیے حکومت کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ جس طرح معاشرے سے برائیوں کے سدباب کے لیے قانون سازی کرتی ہے اسی طرح حکومت کے ذمہ داران پر یہ بھاری ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ عائلی مسائل کے بارے میں بھی قانون سازی کریں تاکہ خاندانی نظام میں پیدا ہونے والے مسائل کو قانون کے تحت حل کیا جاسکے۔

4. امور زندگی کو بہترین بنانے کے جس طرح قانون سازی کرنا، اصول وضوابط بنانا ضروری ہیں بلکہ اسی طرح ان قانون کا معاشرے میں نفاذ کرنا اور ان پر سختی سے عملدرآمد کروانا بھی حکومت کی اور اداروں کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ اس طرح طلاق کے معاملے میں بھی سخت قانون سازی کرکے اور پھر اس کا عملاً نفاذ کرنے سے بھی اپنے معاشرے سے طلاق کی شرح کو کم کرسکتے ہیں۔

5. نشہ ایک بہت بڑی بیماری ہے اور نشہ میں مبتلا انسان نہ صرف اپنے لیے بلکہ افراد خانہ اور ملک کے لیے بھی مسائل کا باعث بنتے ہیں۔ منشیات کی روک تھام اور نشے کے عادی افراد کی بحالی وصحتیابی کیلیے سرکاری ہسپتالوں میں مناسب سہولیات کی فراہمی کو حکومت کی جانب سے یقینی بنانا چاہیے۔

6. سماج سے منشیات کی لعنت ختم کرنے کے لیے اصحاب منبر ومحراب پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مساجد میں منعقد ہونے والے مختلف اجتماعات میں بھی منشیات کی حرمت کے خلاف مہم چلائی جائے، نشہ کے نقصانات سے ہر سطح پر لوگوں کو باخبر کیا جائے، ان تمام اسباب وعوامل کو بیان کیا جائے جو منشیات کے خاتمے میں معاون ثابت ہوسکتے ہوں۔

7. معاشرے کے باقی افراد کی طرح محققین کا فرض ہے کہ وہ اپنے قلم کے ذریعے منشیات جیسی برائی کے خاتمے کے لیے تحریریں لکھیں اہل قلم حضرات گاہ بگاہ نکاح وطلاق کے مسائل کو بھی اپنا موضوع سخن بنائیں۔ تاکہ عوام ان مسائل سے وقتاً فوقتاً آگاہی فراہم ہوتی رہے۔

8. ہر زمانے میں نشے کی صورتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں جس سے نشہ کی واقع ہونے والی طلاق کے احکام میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے تو اس معاملے میں علماء دین کا یہ ذمہ فریضہ ہے کہ وہ ان مسائل سے متعلق آگاہی حاصل کرکے ان مسائل کا حل تلاش کریں اور عوام کو بھی ان سے آگاہی فراہم کریں۔

9. سکولوں میں منشیات کے مضر اثرات پر مضامین پڑھائے جائیں اور بچوں کو منشیات کے دینی، دنیوی اور طبی نقصانات سے آگاہ کیا جائے ایسی تحقیقی نصاب سازی کی ضرورت ہے جو منشیات کے نقصانات ومضر اثرات پر مبنی ہو۔ ایسے نصاب کو اسکول لیول سے جامعہ کی سطح تک شاملِ کیا جانا چاہیے۔

ان سفارشات کے نتیجے میں ہم چاہتے ہیں کہ عالمی سطح پر منشیات کی ترسیل، خرید وفروخت کو ناپسندیدہ اور ممنوع عمل قرار دیا جائے۔ اور اگر قومی ادارے اس عمل پر سنجیدہ ہوں اور کسی طرح منشیات کے تمام کاروباری مراکز اور اس کی مصنوعات کو ختم کرنے کی پیش رفت کریں تو آدھی سے زیادہ کو منشیات کی خباثت سے نجات دلائی جاسکتی ہے اور اس کے زیر اثر جو مسائل پیدا ہوتے ہیں ان سے بھی کافی حد تک نجات ممکن ہوسکے گی۔

حوالہ جات وحواشی

[1] https://em.oxforddictionaries.com

[2] امام مالک بن انس، المدونۃ الکبریٰ (لبنان: دار الکتب العلمیہ) ج4، ص 144

Imam Malik Bin Anas,Al Mudawinah Tul Kubra(Lebanon:Dar Ul Kutub Al Ilmiah)vol 4,p 144.

[3] القرآن 90:5

Al Quran 5:90

[4] القرآن 219:2

Al Quran 2:219

[5] القرآن 2 :43

Al Quran 4:43

[6] ابوالحسین مسلم بن الحجاج ، صحیح مسلم، باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام، رقم الحدیث:5219

Imam Abu Ul Hussain Muslim bin Hajjaj,Sahih Muslim,Hadith No:2003.

[17] ابو داؤد، سنن ابی داؤد، باب: ماجاء فی السکر، رقم الحدیث:3581

Abu Daud Suleiman Bin Ashas,Sunan Abi Daud,Hadith No:3581.

[8] ابو داؤد، سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 3679

[9] القرآن 90:5

Al Quran 5:90

[10] سیوطی، جلال الدین، تفسیر در منثور، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2006ء)، ج2، ص 318۔

Jalal Ud Din Sayyuti,Tafseer Durre Mansur (Lahore:Zia ul Quran Publications,2006)vol.2,p .318

[11] ابن ہمام الحنفی، فتح القدیر، ج 10، ص 98۔

Ibn E Hammam Hanfi,Fateh Ul Qadeer, vol.10,p.98

[12] محمد امین ابن عابدین، ردالمختار علی در المختار (بیروت: دار المعرفۃ، اشاعت 2000ء) ج4، ص472-444

Muhammd Ibn E Abideen,Rad Ul Muhtar Ala Durr ul Mukhtar (Beirut : Maktaba Dar Ul Marfat2000)vol.4,p444-472

[13] ام جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی، الاشباہ والنظائر فی قواعد وفروع فقہ الشافعیہ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1403ھ) ص 217۔

Imam Jalal Ud Din Abdur Rehman Al Sayyuti,Al Ishbah Wa Nazair Fi Qawaid Wa Furoo Fiqah Al Shafia(Beirut:Dar Ul Kutb Al Ilmiah,1403 H)p.217

[14] عبد اللہ بن قدامہ مقدسی، المغنی (لبنان: بیت الافکار الدولیہ، 2004ء) ص1778۔

Ibn E Qudama Muqadasi,Al Mughni(Lebanon:Bait Al Afkaar Al Doliah,2004)p.1778

[15] محمد بن عبد الواحد ابن ہمام، فتح القدیر (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2003ء) ج3، ص 473 .

Muhammd Bin Abdulwahid Ibn E Hammam, Fateh Ul Qadeer(Beirut:Dar Ul Kutb Al Ilmiah,2003)vol.3,p.473.

[16] ابو اسحاق ابراھیم بن علی بن یوسف الشیرازی، المھذب فی فقہ الامام الشافعی (بیروت: الدار الشامیہ، 1417ھ) ج4، ص278۔

Abu Ishaq Ibrahim Bin Ali Bim Yusuf Al Sherazi,Al Mohazzab Fi Fiqh Al Imam Al Shafi(Beirut:Al Dar Al Shamia,1417H)vol .4,p.278.

[17]عبداللہ بن قدامہ المقدسی، الکافی فی فقہ الامام احمد بن حنبل (بیروت: دارالکتب العلمیہ،1414ھ)ج3، ص110 ۔

Abdullah Bin Qudama Al Muqadasi,Al Kafi Fi Fiqah Al Imam Ahmed Bin Hanbal(Beirut:Dar Ul Kutb Al Illmiah,1414 H)vol.3,p.110

[18]ابن ھمام، فتح القدیر ج3، ص473

Ibn E Hammam,Fateh Ul Qadeer,vol.3,p.473.

[19] علی بن ابی بکر مرغینانی، الھدایہ شرح بدایہ (کوئٹہ: مکتبہ الرشیدیہ، س ن)ج2، ص56 ۔

Ali Bin Abi Bakr Murghinani,Al Hidayah Sharh Bidayah(Quetta:Maktaba Al Rasheedia)vol.2,p.56

20 محمد ابن احمد بن محمد ابن رشد القرطبی الاندلسی، بدایۃ المجتہد والنھایۃ المقتصد (البیروت: دارالکتب الاسلامیہ،1983ء)ج2، ص97،96۔

Muhammad Ibn E Ahmed Bin Muhammad Ibn E Rushd Al Qurtabi Al Undlusi,Bidaya Tul Mujtahid Wa Nihaya Tul Muqtasid(Beirut:Dar UL Kutub Al Islamia,1983)vol.2,p.96,97.

[21]ابو اسحاق شیر ازی، المھذب، ج4، ص278۔

Abu Ishaq Sherazi,Al Mohazzab,vol.4,p.278.

[22] ابن قدامہ المقدسی، الکافی، ج3، ص110

Abn E Quddama Al Muqaddasi,Al Kafi,vol.3,p.110

[23] شامی، ردالمحتار، ج4، ص446

Shami, Rad Ul Muhtar,vol.4,p.446

[24] ایضاً

Shami, Rad Ul Muhtar,vol.4,p.446

[25] ایضاً

Shami, Rad Ul Muhtar,vol.4,p.446

[26] ابن ہمام الحنفی، فتح القدیر، (لبنان، دارالکتب العلمیہ)ج3، ص474

Ibn E Hammam Hanfi,Fateh Ul Qadeer.,vol.3,p.474

[27]ابن بابویہ القمی، من لایحضرہ الفقیھہ (لبنان: موسسۃ العلمیہ للمطبوعات،1986) ،ج3، س329۔

Ibn E Babwia Al Qummi,Man La Yahzuru Al Faqeeh(Lebanon:Moassasa Tul Ilmiah Lil Matbooat,1986)vol.3,p.329

[28]مفتی تقی عثمانی، فتاوی عثمانی (کراچی: مکتبہ معارف القرآن،1427ھ)ج2، س382۔

Mufti Taqi Usmani,Fatawa Usmani(Karachi: Maktaba Maarif Ul Quran,1427H)vol.2,p,382

[29]مفتی رشید احمد، احسن الفتاوی (کراچی: ایم سعید کمپنی، 1425 ھ)ج5، ص183۔

Mufti Rasheed Ahmed,Ahsan ul Fatawa(Karachi:M Saeed Company,1425H)vol.5,p.183.

[30]، مفتی عبدالرحیم لاجپوری، فتاویٰ رحیمیہ (کراچی: دارالاشاعت،2009ء)ج8، ص474،473۔

Mufti Abdur Raheem Laajpuri,Fatawa Raheemia(Karachi:Dar Ul Ishaat,2009)vol.8,p.473,474.

[31]۔ لاجپوری، فتاویٰ رحیمیہ، ج8، ص269۔

Laajpuri,Fatawa Raheemia,vol.8,p.269.

[32]حافظ محمد عبداللہ محدث، مجموعہ فتاوی (گوجرانوالہ: دارابی الطیب،2015ء)ص542 –

Hafiz Muhammad Abdullah Muhaddis,Majmua Fatawa(Gujranwala:Dar Abi Tayyab,2015)p.542.

[33] ۔ عبد العزیز بن عبد اللہ ابن باز، فتاویٰ نور علی الدرب (الریاض: مجلہ البحوث الاسلامیہ، 2011ء)، ج22، ص157۔158

Abdul Aziz Bim Abdullah Ibn E Baaz,Fatawa Noor Ala Durab(Riyadh:Mujalla Al Bahoos Al Islamia,2011)vol.22,p.157,158

[34] الدکتور وھبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ (دمشق: دار الفکر، 1985ء) ج4، ص546۔

Dr Wahba Zuhaili,Al Fiqh Ul Islami Wa Adillatuh,(Damascus:Dar ul Fikr,1985)vol .4,p.546.